رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی صبح چارپائی پر پڑے پڑے کچھ اعضاء کو حرکت دیتے رہیے پھر نہ قبض کی شکایت اور نہ کسی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضاء کو کس طریقہ پر حرکت دیتے رہیے، اسکے واسطے کتاب میں چوبیس تصاویر دی ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھلانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیوپاریوں کیواسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھومنے پھرنے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بوڑھا جوان ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے بھی [illegible] قیمت صرف [illegible] رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہندوستان کس لئے مشہور ہے

[illegible]

وید شاستری جامنگر کا شفا وار

ایجنٹ امرچند اینڈ کو۔ چوک لکھنؤ

شاعری جزو یست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور [illegible] بیان شاعر [illegible] مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر [illegible] حضرت [illegible] مع [illegible] مرثیہ رباعی و قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ [illegible] نہایت محنت سے فراہم کئے گئے ہیں [illegible] یہ کتاب [illegible] کے ساتھ چھاپی گئی ہے [illegible]

قیمت [illegible] علاوہ محصول

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

جوب لقمانی ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

...... اور [illegible] میں غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ کیفیت ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر کمزوری بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ...... میں اضافہ ہوتا رہیگا جب تک ترشی نہ چکھینگے فرحت رہیگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری اور تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ قوت پیدا کر دیگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی فی درجن [illegible]

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مژدہ

علم موسیقی کی بہترین کتاب

یعنے

معارف النغمات

جسکا

مسلسل اشتہار اخبار ہذا کے صفحہ [illegible] پر نکل رہا ہے ملاحظہ فرمایئے اور کتاب مذکور جلد طلب کیجئے [illegible] دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی یہ روغن نہایت [illegible] ہے ایک ہی قطرہ ... پر لگا کر

...... وہ مزہ وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی معشوقہ سو جان سے فریفتہ ہو جاتی ہے زن و شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچاتا ہے بوجہ زیادتی لطف عاشق و معشوق نشۂ شباب میں چور ہو کر تھوڑی دیر کے لیے مست اور بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ محصول [illegible] کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہ ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

کیا آپ اپنی تجارت کو ترقی دینا چاہتے ہیں

اگر [illegible] چاہتے ہیں کہ مشرقی اور مغربی تجارت کو فروغ دینے والے [illegible] مشرق کے لیئے ہماری رسالہ [illegible] خاص مقصد یہی ہے بین الاقوامی تجارتی تعلقات کو قائم کرنا اور ترقی دینا ہے ضرور خریدیے۔ چندہ [illegible]

جرمنی کی تجارتی ڈائرکٹری

جسمیں کہ جرمنی کے مشہور و معروف تاجروں سوداگروں اور برآمد و درآمد کنندگان کی فہرست ہو کہ ہر قسم کی تجارت کرتے ہیں۔ تفصیل حروف تہجی [illegible] کے نیچے درج ہے۔ قیمت صرف [illegible]

المشتہر

ایسٹ اینڈ ویسٹ ٹریڈ ڈویلپر

THE EAST & WEST TRADE DEVELOPER

راجکوٹ ہندوستان

RAJKOT, INDIA.

جلد ۱۱ نمبر ۳۸

مضامین غیر

پنجشنبہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء

شوہران اردو

نمبر ۲

شوہر دوم | پہلا شوہر جس کے حسن سلوک کا حال عرض کیا جا چکا ہے ایک نوجوان طالب علم ہے جسکی بابت امید ہے کہ از اثر جوش جوانی و امتداد زمانہ سے راہ راست پر آجائیگا۔ لیکن یہ شوہر ثانی تجربہ کار و جہاندیدہ صاحب ہیں اور اردو کا زمانہ امارت دیکھ چکے ہیں جبکہ وہ دوخان کا پاجامہ پہنتی تھی جسکی گوٹ پر راہی جال بنا ہوتا تھا چار انگل چوڑی بنت اور آدھ انگل چوڑا ٹنکا ہوتا تھا کسی وقت مسی مسی سے فرصت نہ ہوتی تھی۔ اس زمانہ میں باوجود سکونت موہان ان بیچارے کا بزم ناز میں گزر تھا اب کہ وہ بیچاری اُجڑ بچھڑ گئی ہے آپ کو بھی آشنایان قدیم میں شامل ہوجانے کا موقع مل گیا۔ لیکن اس بڑھیا کو چھپانے کی غرض سے آپ نے نو ایجاد چیزوں سے اُنس پیدا کیا ہے اور رتن جوت اور ایکٹریس کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ آپ نے ایسے الفاظ جمع فرمائے ہیں جنکا مطلب یا تو کچھ نہیں ہے یا ہے تو ضحکہ خیز۔ آجکل کے ڈگری یافتہ شوہر کا تتبع کیا گیا ہے۔ اس سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہونے کی وجہ سوا سے خواہش شہرت اور کچھ نہیں۔

صبائیت جو اس نگہ فتنہ زا میں ہے
وارفتگی کا رنگ دل مبتلا میں ہے

صبائیت بہت خوب۔ لالہ لکھمی چند آنجہانی بھی یہی فرماگئے ہیں۔ حیائیت، سرخیت، ہرجائیت جو چاہیے استعمال فرمایئے ہر شخص آزاد ہے۔ اصول و قواعد کی پابندی آزادی کے منافی ہے۔ پھر نگہ فتنہ زا کی صبائیت اے صل و علیٰ۔ دھوپ میں پھرتے پھرتے آپ نگہ فتنہ زا میں سکر پیدا ہو گیا ہے اور اس سکر نے بجائے سرمستی و مدہوشی وارفتگی پیدا کردی ہے بیشک خدا ہر چیز کی تاثیر بدل سکتا ہے۔ اُس کے نزدیک ترشی کا مقوی ... اور چال گوشہ کا حابس کردینا کوئی بڑی بات نہیں۔

دیوانہ وار پھرتے ہیں فرزانگان عشق
کیا کیا کرشمے آپکے ناز و ادا میں ہے

کرشمے ہے۔ سبحان اللہ! ہیں میں تین حرف ہیں اور ہے میں دو۔ لہذا ہے کا استعمال کفایت شعاری اور فصاحت پر مبنی ہے۔ فی الواقع مجموعہ ضابطہ تباہی اردو اور دستور العمل شوہران کے روسے آپ مجبور ہیں کہ فکر سخن ضرور فرمائیں۔

شرماگئے وہ میں نے اُٹھائے جو اپنے ہاتھ
یعنی وہ سب سمجھ گئے جو کچھ دعا میں ہے

یعنی وہ سمجھ گئے کہ عاشق نکاح کے ساتھ ساتھ ہنی مون اور بصورت انکار تعمیل تخصص کی منظوری کی بھی دعا کر رہا ہے۔

حضرت۔ وصل حقیقی چیزے دیگر است و خلوت صحیحہ چیزے دیگر۔

انصاف کیجیے آپ کو میری قسم ذرا
کوئی انوکھی بات مری التجا میں ہے؟

میری التجا میں کوئی انوکھی بات نہیں۔ مجھسے پہلے دوسرے اسی قسم کی التجا کر چکے اور کامیاب ہو چکے ہیں ملاحظہ ہو دکن لا رپورٹ جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۱۲ اور آئین دکن جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۲ لہذا میری درخواست بھی منظور فرمائی جائے۔ یا یہ التجا ملاحظہ ہو۔

باجلاس عالیجناب ناظم صاحب مملکت دل دام اقتدارہ و جمالہ

مدعی	بنام	مدعا علیہ
عاشق		سرکار حسن مدار

دعویٰ
تعمیل معاہدہ وصل

بعرض عالی
شباب توانا۔ بمقدمہ مندرجہ عنوان گذارش ہے [illegible]

ٔ کچہری کی کارروائی ہے کسی اہل زبان کو اعتراض کا حق نہیں ہے

کہ عرضی گزار دل باختہ و حواس پرداختہ کے اسلاف مثل مجنون و فرہاد حضور کے کاشانہ جمال کے سنگ آستان پر سر پھوڑ پھوڑ کر بکمال وفاداری بلا معاوضہ وظیفہ حسن خدمت جانثاری کر چکے ہیں۔ عرضی گزار قرب و جوار میں خلف صالح سمجھا جاتا ہے اور ہر طرح گلشن حسن و جمال کی گلچینی کے قابل جسکی تصدیق صداقت نامہ طبی منسلکہ ہذا اور سایل کی ریش دراز سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ لہذا۔ استدعا ہے کہ بمنظوری درخواست سایل کو شرف باریابی خلوت عطا فرمایا جائے ورنہ انقطاع نسل کا اندیشہ ہے فقط

عرضی گزار۔ دم اسپ فرہاد کوہان شتر مجنون۔

اس درخواست کو دیکھکر معشوق صاحب ناک بھوں چڑھاتے ہیں تو عاشق عرض کرتا ہے کہ سرکار اس میں کوئی انوکھی بات نہیں۔ سایل کو قانوناً اس قسم کی درخواست دینے کا حق حاصل ہے اور درخواست حسب نمونہ مندرجہ ضابطہ ہے۔

نیچی نگاہیں اُنکی ہیں کتنی جنوں نواز
سب شوخیوں کا عطر کسیکی حیا میں ہے؟

اس کے متعلق صرف اتنا ہی کافی ہے کہ المعنی فی بطن الشاعر۔

چپ تھا کہ کچھ کہوں کہ وہ آنکھیں پرآب تھیں
عنوان کس غضب کا میرے ماجرا میں ہے

ایک چنچل لڑکی نے گھڑی کی سوئیاں نکالکر اپنی گڑیا کا پاجامہ سینے کی کوشش کی۔ اتنے میں ماں آگئی اس نے لڑکی کو اُسکی غلطی پر متنبہ کیا اور باپ کی خفگی کا خوف دلایا۔ اب لڑکی کا باپ آتا ہے بعدہ یہ واقعہ سنتا ہے اور لڑکی کو بلاتا ہے لڑکی بخوف سزا بول نہیں سکتی آنکھوں میں آنسو بھر لاتی ہے۔ بجائے خود بلاغت اسکا نام ہے۔ اتنا طویل مضمون اس چھوٹے سے مصرع میں ادا ہو گیا اور نفسیات کا ایک بہت بڑا نکتہ پڑھنے والے نے آسانی سمجھ لیا۔ کوتاہ بین یہ کہیں گے کہ دوسرے مصرع کا کیا مطلب ہے اور میرے ماجرا کیوں استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ایک مسئلہ نفسیات ہے کہ انسان جوانی میں بچہ اور پیری میں جوان بننے کا آرزومند ہوتا ہے۔ اب رہا میرے ماجرا۔ یہ ایک محاورہ میں ڈوبا ہوا جملہ ہے۔

قدرت کو ضد ہے انکو خلش غیر کو جلن
کیا جانے کیا مذاق میرے مدعا میں ہے

مدعا میں مذاق ہوتا اور مذاق سے بجائے خفگی و ناگواری ضد اور خلش اور جلن کا پیدا ہونا عجب۔ قدرت سے مراد اگر خداوند تعالیٰ کی ذات ہے تو یقیناً مذاق جائز ہو سکتا ہے۔

یہ دل ہے جسکو اُٹھی ہر ایک شے پسند ہے
باقی نہ لطف میں ہے مزا نے جفا میں ہے

شاعر بوجہ ضعف و پیری معشوق کے لطف و جفا کی قدرت نہیں اُٹھا سکتا لہذا نفرت کرنے لگا ہے لیکن دل قوت متخیلہ کی امداد سے اب بھی اُٹھی ہر ایک شے پسند کرتا ہے۔ کسقدر باریک و لطیف مضمون ہے۔ خط کشیدہ نے شعر میں خاص جوش پیدا کر دیا ہے۔

تسلیم مجھے پسند ہے وہ نخوت و غرور
پنہاں جو عجز دل بے مدعا میں ہے

مقطع خوب ہے۔ مگر مذکورہ صدر اشعار کا یہ دوسرا کانٹا دل میں شبہ پیدا کرتا ہے کہ یہ کہیں ہال خیر ہو۔
[illegible]

موتیابند یعنی تبصرۂ شعر الہند

نمبر ۱۰

(از شمسہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۲ء)

دُنیا جانتی ہے کہ اردو شاعری کا دیدہ فارسی اور بھاشا کے اشتراک و اختلاط سے بنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں جہان خط و خال کی مدح و ثنا ہے وہان [illegible] جوبن کے ابھار کی توصیف بھی کی گئی ہے۔ [illegible] کہیں خود عورت بنتا ہے کہیں مرد۔ اور دونوں حالتوں میں شاعر کو اظہار شیفتگی سے مطلب رہا ہے۔ پس جو شخص کہتا ہے کہ [illegible] تھے وہ [illegible] اور جدا [illegible] ہے۔

ہندی غزلیں ایک [illegible] موجود ہیں [illegible]

بالی عمر لڑکیان دیکھیو رسیان
سیج گئے [illegible] پائل باجے
جاگے سارس جھنجھنیا [illegible] رسیان

اب اگر کوئی بے وقوف یہ کہے کہ ہندی شاعروں میں کوئی مرد نہ تھا تو آپ ہی بتائیے ہم اوسے بے وقوف نہ کہیں تو کیا کہیں۔

علیٰ ہذالقیاس کرشن کنہیا کے اظہار عشق میں شعراء نے نظمیں لکھی ہیں اور گالکون نے گائی ہیں ان میں شعراء بمقتضائے شوق خود "گوپی" بن گئے ہیں اور ان لوگوں نے زنانہ انداز میں۔ پنگھٹ پر چھیڑ چھاڑ۔ راہ روک کے کھڑے ہو جانا۔ چوری کا کرنا [illegible] اور اسی قسم کے دیگر واقعات بیان کئے ہیں۔ خط و خال مردانہ حسن۔ سیہ افگنی کمان کشی۔ جرأت و شجاعت کی تعریفیں بھی ان نظموں میں ہے۔ مگر کسی نوش و باغ نے ان شعراء کو امرد پرست یا ہیجڑا نہیں کہا۔

حضرت شبلی کے قصائد موجود ہیں ان کی تشبیب میں حضرت مصنف اگر تلاش کرینگے تو ایسے اشعار ضرور مل جائینگے جو اونکے اس اعتراض کا جواب دیدینگے۔ اب رہا الزام فحش گوئی تو مصنف صاحب کو [illegible]

کلیات میں قول معترض علیہ دیکھکے ہم اون کی تشفی کر دیتے۔ غزلوں میں تو کوئی فحش گوئی نہیں کرتا نہ ایسی کوئی مثال موجود ہے۔ ہاں ہجو وغیرہ میں ممکن ہے کہ بعض الفاظ پر فحش ہونے کا اعتراض کیا جائے۔ لیکن جناب مصنف شاید اس امر سے واقف نہیں ہیں کہ یہ آپس کی نقل گفتگو اس لئے نہ تھی کہ چھاپ کر شائع کیجائے۔ اور اس زمانہ میں چھاپے کی مشین یہاں نہ تھی۔ اگر اون لوگون کو معلوم ہوتا کہ اونکی یہ نظمیں چھپینگی اور ہر کس و ناکس کی نگاہ ان پر پڑیگی۔ تو وہ ہرگز انھیں باقی نہ رکھتے۔ [illegible] جس طرح میان [illegible]

پوشیدہ ہی رہتا ہے۔ از راہ تفنن یا بے تکلفی کے باعث جو اعمال پوشیدہ رکھنے کے غرض سے کئے جاتے ہیں اون پر اعتراض کا حق [illegible] سے زیادہ مشتبہ پر عائد ہوتا ہے۔ اب آپ ایک کام کیجئے اون تذکرہ نگاروں کے تذکروں میں اس حرف کو ڈھونڈھیے جو چھاپے کی مشین یہاں آنے سے قبل مدون ہو چکے تھے۔ اور دیکھیے کہ میر و مرزا پر یہ الزام اونھوں نے بھی وارد کیا ہے یا نہیں اگر ہو تو پیش کیجئے ورنہ ان سامان تذکرہ کو بھی [illegible] ذیل میں لکھ لیجئے۔ بندہ پرور بات یہ ہے کہ بے تکلف صحبتوں میں ہر قسم کی گفتگو ہر شخص کرتا ہے۔ یہ گفتگو اگر کوئی بیرونی شخص [illegible] لگا کے سنے اور بازاروں میں کہتا پھرے تو وہ خود غیر مہذب ہے سودا نے میر کی ہجو لکھی میر نے سودا کی ہجو کی۔ اس زمانے سے چند [illegible] اون کا نقد اون کے سوا جن پر یہ تحریریں کی گئیں اور کوئی واقف نہ تھا ہم قبل ازین سعدی شیرازی کے ہزلیات کا حوالہ دے چکے ہیں جو آجتک کلیات میں موجود ہیں اس سے بالاتر فحش نہ میر کے کلام میں ہے نہ مرزا کے کلام میں اگرچہ یہ ہرگز قابل گرفت نہیں جب ثابت ہو جائے کہ تحریر کی غرض "اشاعت" تھی۔

انسان کا وجود ہی ایک فحش فعل پر موقوف ہے۔ بڑے بڑے مولوی اپنی مقدسہ کے ساتھ خلوت میں ویسی ہی گفتگو کرتے ہیں جیسی کہ ایک شخص بازاری گفتگو کرتا ہے۔ اگر اون الفاظ میں حروف حقیقیہ بجائے مجازیہ داخل کر دئیے جائیں تو اس بازاری کی گفتگو میں اور اس مولوی کی تقریر میں کوئی فرق نہ رہے۔ مولانا فرماتے ہیں "جمنی" یہ کہتا ہے جانی یہ کہتے ہیں "پیری" وہ کہتا ہے۔ پیاری وہ کہتا ہے [illegible] یہ فرماتے ہیں "یا انت واحی"۔

اگر موتیابند نہ ہو تو آجکل کی ادب لطیف [illegible] طبیعت میں پرانی شاعری سے کہیں زیادہ فحش دیکھنے والے کو نظر آ سکتا ہے۔ اور یہ فحش ایسا [illegible] ہے کہ پرانی شاعری کی [illegible] اسکے مقابلے میں ہیچ ہیں "ساون کی اندھیری راتوں میں" ایک نظم ہے

کا عنوان ہے۔ شاعر صاحب اللہ رکھے نامی کامی متھول عالم ہین ایک مجبور از عاشق کی بنیائی اور ہیجان قوتہائے حیوانیہ کا حال جس طرح انھون نے لکھا ہے لایق صد ہزار نفرین ہے۔ یگا نیان سُن کے شریف آدمی کا لیان نہین بکنے لگتا مگر ہم سچ کہتے ہین کہ یہ نظم کسی شریف زادی (بیاہی یا بن بیاہی) کو دکھائی جائے تو یا مارے شرم کے پسینے ہو جائیگی یا اگر آزاد خیال ہوئی تو بغل مین تکیہ دبا کے سترن کی طرح کرے بھر مین ناچی ناچی پھریگی۔ تعجب نہین کہ تلاش محبوب مین نہ اندھیرا دیکھے نہ اُجالا۔ کوٹھا چاند کے جل دے" بولتا پپیہا لیتا تیرا نام" میر و مرزا نے اپنی غزلون مین یہ خبیث مادہ نہین بھرا ہے اور اسوجہ سے صاحب شعر الہند کو یہ کہنا پڑا کہ۔

"دعوی و دلیل کے تطابق سے دماغ بے شبہہ متاثر ہو جاتا ہے لیکن جذبات و احساسات پر اس کا کوئی اثر نہین پڑتا"

آجکل کی ادبیت یا تو بیسے درجے کی آوارگی طبیعتون مین پیدا کر رہی ہے۔ یا عورت اور مرد کی زبان کو نرمی لوچ اور شیرینی سے محروم کرکے "وافق الجیبن" ملا و اماد بنا رہی ہے۔ ایک خاتون مسز رابے الیف قریشی اپنے شوہر کو خط لکھتی ہین اور اس خط کو ادبی رسالے مین چھپنے کے لئے خود ہی بھیجتی ہین۔ ذری عبارت کی شان دیکھئے اللہ ری بلغ العلی نیت الجوبیت!

"دوسے کر تو میرے ارتعاش اندرونی کی مخل ہے۔ شوخ ہے جفا کار ہے چنچل ہے۔ اسے کہ تیری جذبات عریان کے تصور مین راتین جبل بوقبیس ہو جاتی ہین۔ مجمل ثم مجمل کہ اب جدائی کی تاب نہین۔ آ۔ شتاب آ! کشت زار خزان رسیدہ دل کو بوسہ رطبہ سے سرسبز کر۔ ہائے آرزو مشتاق چٹا چٹ ہین ان پر نوازش بوقلمون فرما۔ ایک جوئے الفت سر چشمہائے پنہان سے جاری ہے اور سکی جرعہ کشی سے سیراب ہو۔ آہ! شب موج و ناز کی مین رابطے اعضا کی انگڑائیان خمار شکن وصال ہین نہ بوس کی فاذہ ہائے خمیازہ مند صدف سر بستہ گہر ریز نہیان۔ ہم آغوشی ہین مگر کون ہے جو خشک سالی کی تلافی کرے۔ مین ہون اور پہلو کے تکیے مین ہون اور تیری تصویر خیالی۔ اوٹھی اور اوس تکیے کو بھینچ بھینچ کے پیار کیا جس پر تیرا زانوئے خواب کبھی کروٹین بدلتا تھا۔ بھی اور اوس لنگی کے بوسے لیئے جکو ہنگام طہارت تجھ سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملتا تھا۔ وہ آفتابہ میری پرستش گاہ ہے جو کبھی تیرے اعضائے جمیلہ کے فردوس سے متمتع ہوتا تھا۔ مگر نہین مین تو اوسے بڑا بی سوت سمجھتی ہون۔ وہی تو ہے جو میرا رقیب ازلی ہے۔ جالے آفتابے جا!! مغرب ہجر مین سجدہ ریز بے تابی ہو جا قعر ذلت مین مُنہ کالا کر۔ اے نخرہ نواز کج ادائی! وہ تیری بال صفا صابون کی تھی یادگار صفائے وقت ہے۔ نہین نہین۔ میرے شیشہ دل مین اب دس کی طرف سے بھی، بال پڑ گیا۔ اوسنے کیون چند گھونگر والے بالون کی مرغوبہ آفرینی سے فائدہ اوٹھایا۔ ادن بالون کے وصالی پیچ و تاب سے بچائے میرے کیون کنارہ گیر رہی۔ یہ حق میرا تھا یا اوسکا؟ آہ آج اگر کوئی مونس تنہائی ہے تو وہ جانگھیا نما پتلون ہے جسے زینت ران فرمائے تو ہاکی کے میدان کا فتحیاب جرنیل (جنرل) معلوم ہوتا ہے اور جسنے تیرے سرین نازو اندام نازنین سے مس ہونے کا شرف کبھی حاصل کیا تھا۔ آج تیرے فراق مین وہ بھی تاگنین جیسے وتعب نالہ وآہ وبیتاب لذت چیپد گی ہے۔ وہ خوشبودار ماداون کے شوق مین بارہا مسکیان جو تنے سنی گئی۔ مگر مین خود ہجران کشیدہ ہون سوا ہم نوائی کے اور کیا کر سکتی ہون۔

یاد آیا یہ کہ تموجات جذبات کا دائرہ اپنی عریان تاگنین حلقہ کرکے ہوئے تھا اور تو بان تورتقس تمنا مین معروف۔ نوید مسرور اشارہ ابرو کی حامل تھی اور تو بر ہم زن قبار وحشت۔

بس! بس!! زیادہ نہ ستا ورنہ یاد رکھ کہ نقطہ آلہہ پاہی نہین بلکہ تمام جوارح بادیہ پیمائی کے جوش مین شاہ شطرنج بنے ہوئے ہین۔ ایسا نہو کہ بساط صبر ز القہ گیر عنان اضطراب ہوکے رازی سپار لزوجیت فطرت ہو جائے۔ اور عطر فطرت بخار گیر قطرہ چکانی ہوکے ایا زنا مھاک کی گوشمالی کرنے لگے۔

باقی آئندہ

راقم۔۔ رفیع الخیال۔ کمال

اختصار

امتحان کا بھوت کتب بینی کے منتر سے قابو مین آتا ہے مگر ایک کالج کے طالب علم صاحب نے پنڈت جی سے کامیابی امتحان کا منتر پوچھا۔ پنڈت جی نے پچاس سطرون کا ایک منتر سو دفعہ شب کو پڑھنے کے لئے تجویز فرمایا۔ آپ جانئے اگر طالب علم صاحب محنت کے عادی ہوتے تو منتر کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مالا ہاتھ مین لے کے جاپ شروع کی ایک ہی دفعہ مین اُکتا گئے تھے لہذا دوسرے داتون پر ایضاً ایضاً پڑھ کے عمل پورا کر لیا۔

امید ہے کہ عمل کا اثر ہوا ہوگا۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۹ ۱۳ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت خفیفہ جناب مولوی سید خورشید حسن صاحب جج خفیفہ بلند شہر ہردوئی۔

ہولا ولد ۔۔ ٹھاکر پرشاد قوم برہمن ساکن چندن کہیرہ مزرعہ پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی — مدعی

بنام

مشتال سنگھ ولد جارتو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن مرسا پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی — مدعا علیہ

بنام مشتال سنگھ ولد جارتو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن مرسا پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی۔ [illegible]

دستخط حاکم عدالت [illegible]

کامیابی کا ظاہری ثبوت

بنگالی طالب علم نے اُردو کا امتحان دیا تھا ممتحن سے پوچھنے لگا۔

"کیون سر ۔ ہم پاس"

ممتحن :- نہین ۔ فیل ۔

بنگالی :- او ایش پرش ہم چار سو مولویان رکھا پھر بھی فیل ہونا سکا سو کیسے ؟

ایہام کی مثال

مثنوی زہر عشق کی تلاوت ہو رہی تھی یہ شعر پڑھا گیا ؎

ناک مین نیم کا فقط تنکا
خوش نما چاند کی تھی لتکا (?) سن کا

پنجابی گریجویٹ صاحب فوراً بول اوٹھے :-

کیا خوب ! ناک کے لئے "تنکا" بہت خوب کہا ہے ۔

ریل پر بیٹھے منازل عمر

ڈرائیور کی غفلت سے کوئلہ اثنائے راہ مین ختم ہو گیا ای ریلوے تا فر راہ مین کوئلے کی بھیک مانگتی ۵ روز مین کلکتہ سے الہ آباد پہونچی ۔ صاحب بہادر فرسٹ کلاس مین سوار تھے اسٹیشن پر اوترتے تو ٹکٹ کلکٹر کے ہاتھ پر آدھا ٹکٹ رکھ دیا ۔

ٹکٹ کلکٹر :- صاحب آپ کو پورا ٹکٹ دینا چاہیے ۔

صاحب :- ٹوش ! جب ہم کلکتے سے چلا تھے تو بچہ تھے ۔ راہ مین جوان ہوئے ۔ یہان پہونچ کے بوڑھے ہو گئے ۔

اسباب کا بدل

ٹکٹ کلکٹر :- (پانچ افغانیون سے) تم پانچ آدمی ہو اور تم نے چار ہی ٹکٹ دئے ہین ۔

افغانی :- او ہم اپنے ساتھ اسباب نہین لایا ۔ اسباب کے عوض مین ایک آدمی گٹھری مین باندھ کے لایا ہے ۔

پھر بھی ٹکٹ کلکٹر نے جان نہ چھوڑی ۔ کیا نا منصف تھا

راقم ۔ سورج سہائے سکسینہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مختلف الخیال حاجی

لال بجھکڑ بوجھ گئے اور نہ بوجھا کوئے
پاون چکی باندھ کے ہرن نہ کودا ہوئے

یہ شعر اوسوقت نظم ہوا تھا جب کہ جناب حاجی لال بجھکڑ صاحب ہاتھی کا نقش قدم دیکھ کے فرمانے لگے " ہاتھی تم کیا جانو یہ کیا چیز ہے ہو نہو ہرن اپنے پاون مین چکی کا پاٹ باندھ کے یہان کودا ہے " واقعی کسی معلول کی علت کا مخفی رہنا بھی حیاں ذہن و فکر کے واسطے قیامت سے کم نہین ۔ واقعہ یہ ہے کہ حاجی مولوی محمد نسیم وکیل نے اپنے حج کے واقعات " ہمدم " مین چھپوائے ہین ۔ شاید آنحضور نے حضرت خلیفہ ثالث کا شکستہ مزار دیکھ کے جس پر ٹین کی چادر منڈھی ہوئی ہے اہل نجد [illegible] یہ گرد ہا ٹین توڑ کے نجدیون نے بنایا ہے ۔ بھلا منطقی اور وہ بھی مولوی سلیمان ندوی کا سا منطقی کہین جواب مین بند رہ سکتا ہے جھٹ سے گیت تحلیل کی باگ اس طرف موڑ دی کہ حضرت یہ رخنہ عمارت گرنے سے خود بخود پیدا ہو گیا ہو گا ٹین کی فطرت مین زنگ خوردگی و شکست داخل ہے ۔

سچ ہے ہمنے بھی سنا ہے کہ جب سے نجدیوں کے قدم حجاز مین آیا عالم کی طبیعت بدل گئی ۔ نکوین کی [illegible] دارھی [illegible] اور انسا نکی علمداری [illegible] آسانی مطمئن ہو جانے [illegible]

[illegible] سکتے ہین ۔

[illegible] عادت ہے کہ ایک [illegible]

[illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]

[illegible] انگریزی بل جاکر [illegible]

اور ان واقعات کے بارے مین بھی یہی کہہ سکتے ہین کہ عمارت کے گرنے سے بل پڑ گیا ہو گا ۔ مقابر کی تو عادت ہے کہ مسطح ہو جائین ۔ خانہ خدیجہ کی عادت ہے کہ مزبلہ بن جائے ۔ خود بھی گرے اور قبر کو بھی مسمار کر دے ۔ لوگ اودسے جا کر خود نجس نہین کرتے بلکہ نجاست کا مخرج نجس کرنے کا عادی ہے ۔ چنانچہ اسی بیان مین مذکور ہے کہ ندوی صاحب نے عبد اللہ بن بلیہد سے شکایت کی تو اوسنے کہا زوار دیراز کی عادت ہے کہ وہان جمع ہو ۔ مدینہ مین تو ہمنے انتظام کر دیا ہے مکہ مین پولیس کا فرض تھا کہ وہ انتظام کرتی مگر پولیس کو انتظام نہ کرنے کی عادت ہے ۔ مجھے وعدہ کرنے کی عادت ہے ۔ مین وعدہ کرتا ہون وعدے کو تکمیل کی عادت ہوئی تو بندہ اسکے واقف نہین ۔ اس قسم کی عادتون کا جواب ہے " آہ " افسوس " آہ " کی عادت لوگون نے چھوڑ دی ۔

کھانا اور غرانا

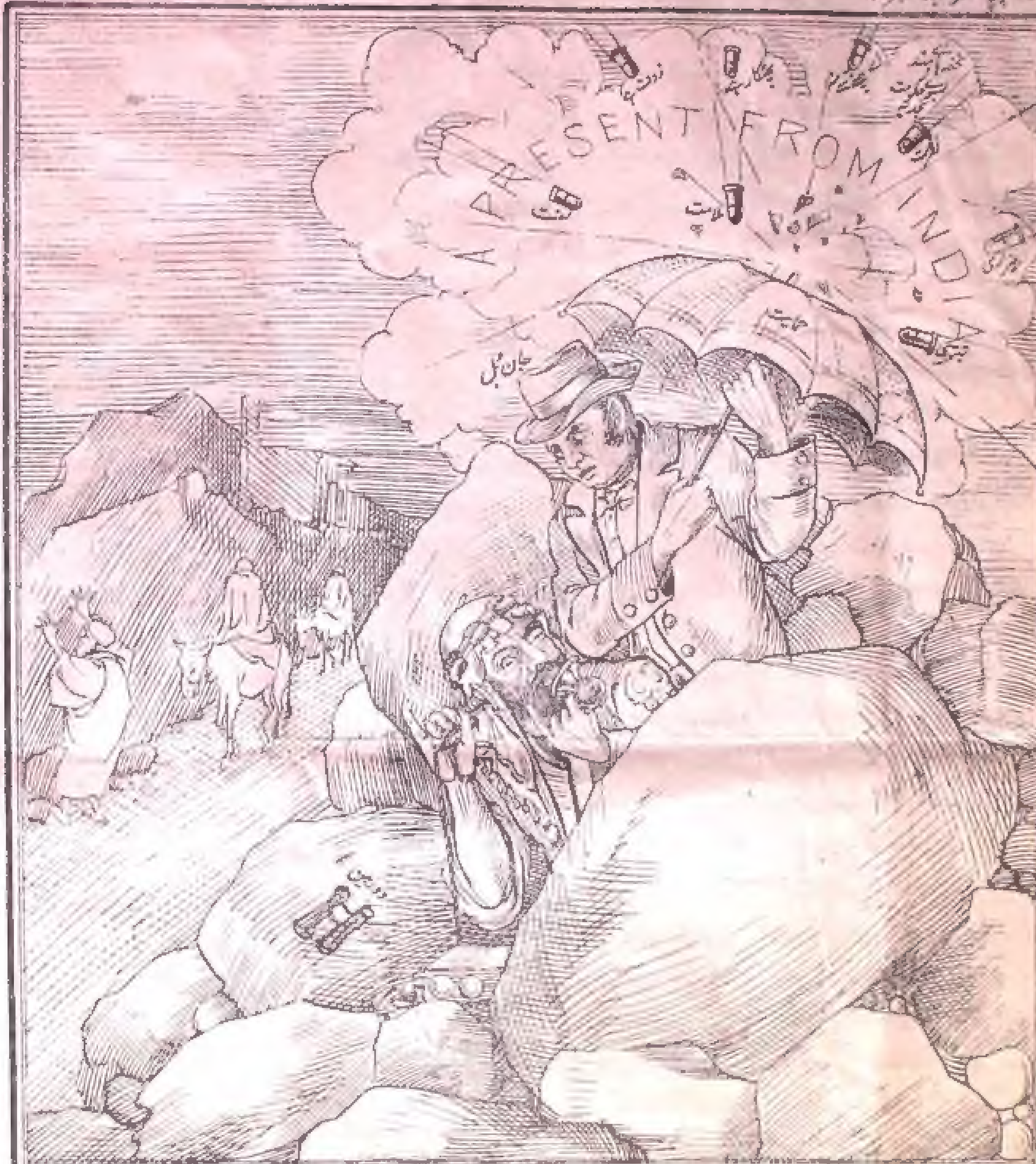
حضرت ابن سعود نے شاید اسوجہ سے کہ انگریزی خو او رکھنے والے تعلیم یافتہ ہندوستانیون کی معاشرت صاحب لوگون کی سی ہونی چاہئے ۔ خدا جانے کہان سے ڈھونڈھ ڈھانڈھ کے انگریزی کھانا پکانیوالے مہیا کئے پڈنگ اور کیک سے تواضع کی مگر اعتراض سے نہ بچ سکے واہ رے

دیتے ہین ٹکڑا سا مجھے صاف جواب

حاجی تمنائی صاحب اور حاجی شعیب صاحب نے بقول محمد نسیم صاحب وکیل پڈنگ اوڑائی کیک سنیا ناس کئے مگر چوٹ کر بیٹھے کہتے ہین کہ وہ کیک مختلف جانورون کی صورت کے تیار کیے گئے تھے ۔ صاحب ! آخر اس مین خرابی کیا ہے ۔ گو وہ اسوقت [illegible] معروف [illegible] عربون کی تقریب تھا ۔ گھوڑا ، بکری ، دُنبہ ، خرگوش طاؤس پنچ کا کوا [illegible] داخل ہین ۔ گوشت کے نہین تو دو سے کے بنا دئیے ۔ اگر یہ بھی تفصیل ہوتی کہ حرام جانورون کی تصویرین بتائی گئی تھین تو بیشک جدا کا موقع تھا ۔ ہندوستان مین مٹھائی کے کھلونے بنتے ہین

ضرورت ہے

استعمال شدہ اُردو کتابون کی (?) [illegible] دیوان اور نثر کی کتابین [illegible] آصفیہ اور دیگر لغات [illegible] خط کتابت متعلق قیمت و دیگر حالات [illegible] کے لال صاحب گرنت گنج آئرلینڈ [illegible] [illegible] ہے ۔



"آنکھوں دیکھا بہت بڑا مجھے کانوں سننے دے"

جان بل "میں تو تمھاری سب بلاؤں کو روک رہا ہوں۔ ذری دوربین سے دیکھ۔"

شیخ نجدی "دوربین دو آنکھوں کی ہے۔ اور یہاں سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھنے کی عادت ہے۔ اب سماعت پر سارا دارمدار ہے۔"

کہ نہیں پھر سب ہی کھاتے ہیں۔ ناتجربہ کاری میں آٹے کی چھپکلیاں طوطے چڑیاں بہلانے کے لئے توے پر پکا کے دیتی تھیں۔ غریب ابن سعود تھوڑی دیر کے واسطے اطفال کمسن سال کی اناہیں گیا تو کیا ہوا۔ یہ کھانے کے بُت تھے۔ پوجنے کے نہ تھے۔ اور ایک مصری کاریگر کے بنائے ہوئے تھے جس کے وطن کے اہرام میں خط کی شکل بھی جانوروں کی ہے۔

بھی ہمارا دل کہتا ہے کہ ان جانوروں میں دھوکے سے کوئی بُل ڈاگ بھی بن گیا تھا ورنہ کھانے کے بعد کھلانے والے پر چوٹ کرنے کے کوئی معنی نہیں البتہ اس کی علت ابھی ظاہر نہیں ہوئی کہ غزا ابن تھا تو لوگ میزوں پر ڈبل کیک ور شلوار کیوں نہ ہو۔

حجام چابک دست

میاں منو حجام نے تو الف لیلہ والے حجام کے بھی کان کاٹے۔ سنتے ہیں کہ میاں منو صاحب نے منسارام ساکن نواب گنج بارہ بنکی سے روپیہ قرض لیے تھے۔ دین ادا نہ ہوا تو منسارام مہاجن کے مختار دین دیال نے منو سے سٹامپ بدلوائی اور دو روپیہ ماہوار قسط مقرر ہوئی قسط ادا نہوئی تو دین دیال نے گھر پر بلا کے نالش کی دھمکی دی اور ساتھ ہی شامت جو آئی جو اوسی نائی سے حجامت بنوانے کی ٹھہرائی غالباً حجام موصوف کو گمان تھا کہ اجرت نہ ملیگی اور سود میں مجرا ہو جائیگی لہذا اوس نے اجرت کے عوض ناک کی پھنگی اڑائی اور استرے کی صفائی دکھائی مگر بیان یہ ہے کہ مختار صاحب داڑھی منڈوانے میں بھی قرض تنگ گیری و تقاضا سے غافل نہ تھے۔ استرے میں زیادہ برش پیدا ہو گئی۔ غریب دین دیال کا انگوٹھا بھی اس کشمکش میں کٹا۔ ملزم جوتی چھوڑ کے بھاگا اور پکڑ لیا گیا۔ مگر وہ اپنے اس بیان کو کچہری میں ثابت نہ کر سکا کہ دین دیال کو چھینک آئی تھی چھینکتے ہی ناک کٹ گئی۔ افسوس ہے کہ مسمی دین دیال اس زخم سے جان بر نہو سکا میڈیکل کالج میں دو چکے مر گیا۔ ناک راہ عدم کا ناکا تھی۔ کوئی اپنے دل کو یہ کہہ کے تسلی دے تو اسے اختیار ہے کہ ناک کٹنے کے بعد جی کے کیا کرتے لیکن ایک جان کا یوں ضائع ہونا قابل عبرت ہے۔ جج نے اچھا کیا جو سات برس کے لئے حضرت حجام کو جیل خانے کی کسوت میں بٹھا کے عبرت ناک سزا دی اگرچہ ہمارے منسارام صاحب کو اب قسط ملنی دشوار ہے۔ یا شاید دستاویز رجسٹری شدہ ہو جسکی میعاد بارہ برس ہے۔

عشق کوتاہ یا کوتاہی عشق

میاں ابراہیم ساکن کلکتہ کا قد سوا دو فٹ کا ہے مگر ہوس ہے لمبی۔ آپ کا مختصر عشق چڑہا تو آپ میرجان طوائف کے دامن دراز پر چڑہیاں کے چڑھنے پر آمادہ ہوئے۔ میرجان بیلاں انگشتی آدم کو کب خطرے میں لا ڈالی تھی اوس نے گوشمالی کے بعد کرے سے نکال دیا۔ کمزور مار کھانے کی نشانی۔ اس منجنیق میں پھنسنے پر انھوں نے کچہری کا دروازہ کھٹکھٹایا میرجان کے وکیل نے قصہ دہرایا مجسٹریٹ نے ان سے پوچھا کیوں بھی واقعہ صحیح ہے یا نہیں؟۔ یہ انگاروں پر لوٹ کے بولے کہ بیان تو صحیح ہے مگر بندہ یہ سمجھا تھا کہ رنڈی کے یہاں لمبا اور ٹھنگنا دیکھا نہیں جاتا۔ اب اس تنبیہ مشفقانہ سے کان ہو گئے۔ تو بہ ہوئی کبھی کسی عورت سے بغیر اوسکی رضامندی کے محبت نہ کرونگا۔ الغرض راضی نامہ ہو گیا اور یوں منزل عشق طے ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ عاشق نامراد کے آنسو جاری تھے پھر بھی میرجان کے سینہ محبت گنجینہ میں سمانہ آیا حسرت پر اوس آلو کی رونا چاہیے جو گھنٹا گھر کی کلسی پر لٹکنے کا آرزو مند ہو۔ بھنگا اور ہمالیہ کی چوٹی۔ گرد کان اور گنبد؟

شاہ بے ازار

مولوی محمد نسیم صاحب وکیل نے اپنے بیان میں ایک لطیف بات اور بھی درج کی ہے فرماتے ہیں:۔

"کہ سلطان جب کمرے میں آئے ہیں تو لوگوں کا بیان ہے کہ محض کرتا بلا پائجامے کے جیسا کہ عموماً بدوی پہنتے ہیں پہنے ہوئے تھے اور پائجامہ اوسکو کمرے میں پہنا یا گیا ہے...؟"

" باپ پر پوت پتا پر گھوڑا۔ بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا۔ صاحبزادے یعنے "فیصل" صاحب مدینے میں برہنہ پا گھومتے پھرتے تھے۔ اب معلوم نہیں کہ باوا کی طرح جسم اسفل بھی ننگا تھا یا نہیں۔

بھی کوئی کچھ کہے ہم تو یہی کہینگے کہ ہیں دونوں بہت سادہ مزاج لگی لپٹی نہیں رکھتے سے

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہیں سیدھا اولٹا

کیسی پائے افراز اور کمان کی ازار سے
توجہ وانی کہ اضیں ننگوں میں سلطان باشد

اٹینک تو دل لگی تھی پر اب سنیٹیل لگا

ہمنے کبھی ہندی رسم الخط کے رواج سے اپنی بیزاری کا اظہار نہیں کیا اسوجہ سے کہ ہندی جاننے والے دیہاتیوں کو اس سے فائدہ پہونچنے کا گمان تھا۔ سرکاری اعلانات اور سمن دو زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ سہولت اسی میں ہے کہ بقدر استعداد گفتگو کی جائے۔ مگر اب سرکاری کارپردازوں نے ایک عجیب قسم کی دل لگی شروع کی ہے اور یہ ویسی ہی دل لگی ہے جیسے کوئی مولوی صاحب ان پڑہ مخلوقیت رجانیتی سے عربی میں پوچھا فرمائیں اور پھر توقع ہو کہ جواب ترکی بہ ترکی ملیگا۔

سنتے ہیں کہ صوبہ آگرہ کے قانون اہل زراعت کا ترجمہ انگریزی سے سنسکرت آمیز ہندی میں کیا گیا ہے۔

اور اصطلاحات بکثرت دیہاتی زبان و اصطلاحات الغت کر کے خالص سنسکرت کر دیئے گئے ہیں۔ دل لگی دیکھنے کے قابل ہوگی جب کبھی ستو لالہ لکھنی والے کے پاس قانون لے کر جائینگے اور کہینگے :۔

"لالہ یو بتاؤ کا لکھا ہے"

لالہ فرمائینگے :۔

"دو لکھا کا ہے ہمار تمہار قسمت کا نوشتہ ہے لاؤ ملاحظہ کری بسم نہ ماں ناہیں آوت لکھت ہیں :۔ جس سے سمجھا چاہے کے پڑھنا چاہو تو ماں اونکے سمجھانا ہو تو اوسکو اوجت ہے ......" ارے باپ رے کس طریق سے فہمائید کریں ہمارا عقل رساما عاری ہے۔ دیکھو جائے کہ : الدہ بتولال سے استفسار کرتے ہیں اور ہونٹ سون انگشت دسون چراغ ہیں شاید وہ تعلیم فرمائیں ؟

والدہ بتولال بھی یقیناً اس امتحان میں فیل ہو جائینگی اور فرمائینگی :۔

"لالہ یہ تو پنڈت جی کے پاس لے جاؤ" پنڈت جی پہلے عینک لگائینگے پھر اولٹ پلٹ کے دیکھینگے اور کہینگے "لاؤ تو ہمری پتری ..." [illegible] مشتعل ... ستو لال ... گنی پنڈت کی بنائی بھی ... اس جہان پڑت ہے کہ کو نہ کشمن [illegible] ... وہی کا سند لیس ای ماں لکھن ہیں"

چلئے ختم شد۔ بیچارے لکھنی ستو [illegible] نہ لائق ہے۔ نہ پنڈت جی [illegible] قانون قاعدہ اوسوقت [illegible]

بحر امید

[illegible]

[illegible] گورنمنٹ رجسٹرڈ [illegible] الشفی [illegible]

کالج میں ایں پیرا نسری اپنا نام نہ لکھوائیں۔

لکھنؤ کے اخباری کا غذ خواہ مخواہ غل مچاتے ہیں لیکن یہی ہیں تو خود کا نون کے رہنے والے شکایت کرینگے یہ کیوں اپنا گلا پھاڑ کے تعصب کی آگ پر تیل ڈالتے ہیں

سرکاری موسانیولی کا شکار

موسانیولی ایک جانور ہے گلہری سے کچھ چھوٹا۔ شکاری اسے پالتے سدھاتے ہیں جہاں قازون کا جگمٹا دیکھا وہیں موسانیولی کو چھوڑ دیا یہ گھاس میں چھپی ہوئی جاتی ہے اور قاز کی پشت پر سوار ہوتی ہے قاز گھبرا کے پر کھولتی اور بہت چیختی ہے یہ اپنے تیز دانتوں سے شہ پر کتر دیتی ہے چلئے طاقت پرواز ندارد۔ ایک نے فرصت پائی دوسری پر حملہ کیا۔ خدا رکھے ہماری برطانیہ کو اپنے ملکی غدری قازون (جرائم) کے لئے متعدد موسانیولیان پال رکھی ہیں۔ پریس ایکٹ ہے قانون ضبطی ہے ضمانت ہے تنبیہ ہے غرض ڈبے ہیں۔ یہ موسانیولیان مدد ہے کی تیز چالاک ہیں سیکڑوں قازون کے پر کتر چکی ہیں۔ مدیر حبل المتین آقا سید جلال الدین [illegible] پر اسی اتنا [illegible] موسانیولی چھوڑی گئی جس سے اونکا تمام کاروبار اوجڑ گیا جب قاضی صاحب پھر سے کلیان نکالنے لگے تو فکر ہوئی کہ دوسری موسانیولی چھوڑی جائے اس موسانیولی کا نام ہے "وریس زکوال" مگر جب دیکھا کہ افغانستان و ایران میں یہ قاز جاتے ہی تندرست ہو جائیگی عجب نہیں کہ رنگ لائے۔ پھر یہ بھی خیال ہوا کہ پہلی موسانیولی کے دانت پورا کام کر چکے ہیں۔ دلاکو کی جائداد تباہ ہو چکی ہے آنکھوں میں تیرہ رنگ بیکار ہے جرنے چگنے کے لئے نانی ہماری زمین ہے تو عنایت فرا فضل سے فرمایا۔

[illegible] آقا صاحب آپ شوق سے جہاں رہئے کوئی مانع نہیں۔ لیکن پر کرنے کے بعد ... کی فرمائش یہاں ہے "اردو دوست شوق سے اردو"

ایک ... نو ... سالہ ... نابینا ... کیا ... کرتے ... حبل المتین ... ابھی جاری ہے اگرچہ قرض ... سامان ابی تمام ... دوست ... ہے

بکھنے سے

الٹ سو کھ پر پٹ بھیے ہنسا کوئی جائیں
باندھے بچھلی پیت کے سو کلکرتا چن چن کھائیں

کامیاب آپریشن

چند مثالیں کامیاب آپریشن کی کبھی پہلے دیئے گئے ہیں۔ ایک تازہ مثال گو روح فرسا مثال اور سننے کے لائق ہے کہ ہمارے شہر کے ہوشیار ہونہار بامروت جوان صالح سید علی حسن بی اے۔ ال ال۔ بی وکیل ایک زمانے سے درد میں مبتلا تھے جسے اطبا قولنج کہتے تھے۔ یہ درد گاہے ماہے انجم کے صاحب کی طرح دورہ کرتا تھا اور معمولی دواؤں سے جاتا رہتا تھا۔ آخر ڈاکٹری علاج شروع ہوا اور بعض ڈاکٹروں نے کہا کہ پتے میں پتھریاں پڑ گئی ہیں۔ سنتے ہیں کہ نشتر کا سنگ خوار جواہنی مرارہ (پتا) سے لیکر چیرنے میں کامیاب ہوا آگے معلوم نہیں کوئی ٹوٹنگ پتے پر بھی پڑ گئی یا کوئی اور حادثہ ہوا کہ آپریشن کے دوسرے تیسرے روز یعنی ۲۳ اکتوبر کو ملک الموت جان لینے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ خدا مغفرت کرے۔

خط کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھئے۔ منیجر

واقعات کی آواز

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اسوقت ہندوستانی بیرون ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے [illegible] [illegible] تو ... ضرور پڑھئے ...

[illegible] قیمت ... سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے مشتہرین کیلئے خاص رعایت ہے۔

المشتہر منیجر اخبار الامان گلی قاسم جان دہلی

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی چند آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اور عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے عضو مخصوص کو موٹا قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ..... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف ۔۔ روپیہ آنہ طلب فرمائیں ۲۱ یوم تک .... سے پرہیز کریں خواہ فعل مجبور بھی کرے پوری شیشی کے ہمراہ جوب مقوی .. دافع جریان قیمتی ہمراہ مفت روانہ ہوگا پوری شیشی برائے ۲۱ یوم ہے محصول اور جاتین خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر زائل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔ منیجر دوا خانہ عطر العلاج لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دردپیٹ۔ درد قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ اختلاج اچھالی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے استعمال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ ہر جگہ سب جگہ بکتا ہے

دورمنج کیسری بیٹھے دار کر دانتوں کے جڑے مضبوط کرنے والی دانتوں کی دوا قیمت ۸

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب **بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ ... سنس لکھنؤ

مبلغ بیس روپیہ کلہ نقد انعام

اپنے نمبر ۔۔ ماہ و نیز شائع کیے ہیں ۔۔ پارسل تیار ہیں جس میں حسب ذیل کتابیں ہیں۔ ۔۔ کی کتاب ۔۔ افسانے ۔۔ اور جس میں متعدد ۔۔ اور سیکڑوں عجیب باتیں ہیں۔ ۔۔ کیسا ہی سنگدل معشوق ہو عاشق کا مطیع ہو جائے ۔۔ مشکل ہو ۔۔ برکت سے تمام کاموں میں کامیابی نصیب ہوگی ۔۔ ۔۔ ان پارسلوں میں سے مبلغ ۔۔ کے ذریعہ تقسیم کر کے ۔۔ پارسلوں میں ۔۔ جس سے انعامی پارسلوں کا پتا ناممکن ہوگیا جو صاحب قسمت آزمائی چاہتے ہیں ایک کارڈ آج ہی لکھ کر فوراً انعامی پارسل ۔۔ طلب فرمائیں۔ جلدی انعامی پارسل خریدیے ورنہ بعد اختتام ۔۔ افسوس کرنا پڑے گا۔ ۔۔ ہے اور ۔۔ نا جائز ہے۔

۔۔ ۔۔ منیجر امروہ بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب نظم ہے منگائیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۶

ٹکٹ بھیج کر بھیجئے وی پی اور منی آرڈر ۔۔ ۔۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں۔ عموماً لوگ دو پیسے اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ امر مسلم ہے کہ ہر پرچہ کا نمبر آپ کو پسند آنا تو دوسری بات ہے بعض مضامین کبھی بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہ ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے صرف ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا۔ قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیج دینے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

LONDON لنڈن ڈائرکٹری DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے:۔ پنچ ۔۔ مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے۔ ۔۔ انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے **کارخانوں اور سوداگروں:۔** سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر:۔ جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح ۔۔ **جہازوں کے راستے:۔** مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند:۔ ہیں اُن کا نام و پتہ ایک نمبر میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف **ایک پونڈ دس شلنگ:۔** میں درج کر دیا جائیگا۔ بڑے اشتہار کا نرخ ۔۔ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ولایت کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۔۔ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔ لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

موسمِ گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ شربت جو ہمارے ہندوستان میں بے خاص میوہ جات کے عرق اور روقیات سے تیار کیے ہوئے شربت جو اپنے اثر میں بے نظیر ہیں ولایتی شربت ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو ٹھنڈک و تراوٹ بخشتے ہیں۔ شدتِ عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت عطار صحو	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بیدمشک	شربت کیسرو	شربت بادام	شربت فالسہ
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بیدمشک لاہوری	
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عار	فی بوتل عا	

قدرداں جانِ گراں، حکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے "ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۸ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنے وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہواؤں گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال **موسیقی** کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنے تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا ے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہے ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ قیمت جلد اول للعہ، قیمت جلد دوم عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ